فضیلۃ الشیخ بخدمت اقدس استاد محترم و مکرم مدظلہم العالی السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات مطلوب ہیں، ازراہ کرم رہنمائی فرمائیں

۱)…… نیو ایئر نائٹ و نیو ایئر ڈے یعنی عیسوی سال نو پر جشن و خوشی منانے کی تاریخی و شرعی حیثیت کیا ہے؟

۲)…… عیسوی سال نو کی آمد پر مبارک باد دینا، مبارکبادی کے کارڈ بھیجنا، میسج کرنا، ای میل کرنا، اخبارات و رسائل میں مبارکبادی وغیرہ کے اشتہارات شائع کروانا اور دعوت وغیرہ کا اہتمام کرنا ازروئے شرع کیسا ہے؟

۳)…… عیسوی سال نو کے موقع پر جو ہوائی فائرنگ ہوتی ہے ازروئے شرع اس کا کیا حکم ہے؟

۴)…… عیسوی سال نو کے موقع پر ہوائی فائرنگ کی زد میں آ کر مر جائے تو وہ شہید ہوگا؟ قاتل کے لیے کیا حکم ہے؟
اسی طرح جو لوگ ساحل سمندر پر سال نو کا جشن مناتے ہوئے سمندر میں ڈوب جائیں اور ہلاک ہو جائیں؟

۵)…… بعض اداروں اور ہوٹلوں میں جشن سال نو کی تقریب کے نام پر شراب و شباب کی محفلیں منعقد ہوتی ہیں جن کی شریعت اجازت نہیں دیتی کیا ان تقاریب کے انعقاد کے لیے ہوٹل اور ہال وغیرہ کرایہ پر دینا درست ہے؟

۶)…… ان اداروں اور ہوٹلوں میں کام کرنے والے مزدور ان محفلوں میں اپنے فرائض انجام دینے پر (رضامندی کے ساتھ یا بلا رضامندی) مجبور ہوتے ہیں ان کے لیے شرعی حکم کیا ہے؟ (۷) جو تاجر عیسوی سال نو کے کارڈ وغیرہ بناتے ہیں یا بیچتے ہیں ان کے لیے یہ کمائی حلال ہے؟ (۸) ساحل سمندر، پکنک پوائنٹ پر اس موقع پر لوگوں کا ہجوم بلا بازی مچاتا نظر آتا ہے، کچھ لوگ ان مقامات پر مختلف اشیاء کے اسٹال وغیرہ لگا کر اپنے لیے رزق حاصل کرتے ہیں، ان کے یہ کمائی حلال ہوگی؟ (۹) ان مواقع پر بعض نوجوان اپنی موٹر سائیکل اور گاڑیوں کے سلینسر نکال دیا کرتے ہیں جس کی وجہ سے ایک شور ہوتا ہے جو لوگوں کے لیے ایذا کا سبب بنتا ہے، کیا مکینک حضرات کے ایسے لوگوں کی گاڑیوں سے سلینسر نکال کر دینا اور ان کی گاڑی درست کرنا جائز ہوگا؟

۱۰)…… [illegible]

Scanned by CamScanner

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

(۱،۲، ۱۰، ۱۳)...... نئے سال کی آمد پر خوشی منانے اور مبارک باد کے پیغامات وغیرہ کا تبادلہ کرنے کی شریعت میں کوئی اصل نہیں، خصوصاً شمسی سال کی ابتداء پر خوشی کا اظہار اہلِ مغرب اور غیر مسلموں کا طریقہ ہے اس لیے کسی بھی قسم کا ایسا عمل (مثلاً خوشی منانا، مبارک باد کے کارڈ بھیجنا، دعوت وغیرہ کا اہتمام کرنا، اشتہارات شائع کرنا، والدین کا اس موقع پر اولاد کو رقم اور خوشی کا تعاون فراہم کرنا) درست نہیں جس سے ان کے طور طریقوں کی ترویج وتائید ہوتی ہو۔

في مشكوة: (٤٨٧)

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: من تشبه بقوم فهو منهم (رواه أحمد وأبو داود)

(۳)...... عیسوی سال نو کے موقع پر فائرنگ کرنا جائز نہیں ہے اس لیے کہ یہ بے جا اسراف ہونے کے ساتھ ساتھ لوگوں میں تخویف اور دہشت پھیلانے کا سبب بھی ہے اور یہ تمام امور شرعاً ممنوع ہیں، نیز اس سے ایذا رسانی اور بعض اوقات انسانی جان کا نقصان بھی ہو جاتا ہے جو سخت حرام ہے، لہٰذا اس سے اجتناب کرنا لازم اور ضروری ہے۔

(۴)...... اگر کوئی شخص کسی کی ہوائی فائرنگ کی زد میں آکر اتفاقاً جاں بحق ہو جائے تو وہ اخروی اعتبار سے شہید ہوگا، اور فائرنگ کرنے والے پر دیت اور کفارہ دونوں لازم ہوں گے۔ (ماخذہ تبویب ۱۳۷۱/ ۸۶)

في الهداية: (١٥٩/٤)

قال والخطأ على نوعين خطأ في القصد وهو أن يرمي شخصا يظنه صيدا فإذا هو آدمي أو يظنه حربيا فإذا هو مسلم وخطأ في الفعل وهو أن يرمي غرضا فيصيب آدميا وموجب ذلك الكفارة والدية على العاقلة لقوله تعالى فتحرير رقبة مؤمنة ودية مسلمة إلى أهله الآية وهي على عاقلته في ثلاث سنين لما بيناه

(۵)...... کسی مسلمان کا اپنی دکان، مکان یا ہوٹل وغیرہ کسی مسلمان یا غیر مسلم کو شراب فروخت کرنے کے لیے یا ایسی تقریب کے لیے کہ جس میں شراب کی محفلیں منعقد ہوں کرایہ پر دینا گناہ پر مدد کرنا ہے جس کی شرعاً کوئی اجازت نہیں، لہٰذا یہ صورت ناجائز ہے، اس سے اجتناب لازم ہے۔ (ماخذہ تبویب ۶۱۲/ ۶۰)

في الهندية: (٤٤٩/٤)

إذا استأجر الذمي من المسلم بيتا ليبيع فيه الخمر جاز عند أبي حنيفة رحمه الله تعالى

دار الافتاء

0055

facebook.com/m.asim1080

Scanned by CamScanner

خلافا لهما۔

فی الهدایة:(٤/٤٧٢)

ومن آجر بیتا لیتخذ فیه بیت نار أو کنیسة أو بیعة أو یباع فیه الخمر بالسواد فلا بأس به وهذا عند أبی حنیفة رحمه الله وقالا لا ینبغی أن یکریه لشیء من ذلك لأنه إعانة علی المعصیة۔

(٦)......کسی مسلمان کے لیے ایسے اداروں اور ہوٹلوں میں کام کرنا یا ملازمت اختیار کرنا جہاں شراب بیچی یا پیش کی جاتی ہو اس شرط کے ساتھ جائز ہے کہ وہ کسی کو شراب پلانے یا خنزیر یا دوسرے محرمات فروخت کرنے یا ان کے سامنے پیش کرنے کا عمل نہ کرے، اس لیے کہ شراب فروخت کرنا یا پلانا یا اس کو دوسرے کے سامنے پیش کرنا حرام ہے، اور اس کام کی اجرت بھی حلال نہیں ہے۔(ماخذۂ تبویب ۳۸۱ر۷)

فی ابی داؤد رقم حدیث:۳۱۸۹

قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لعن الله الخمر وشاربها وساقیها وبائعها ومبتاعها وعاصرها ومعتصرها وحاملها والمحمولة إلیه۔

(۷)......عیسوی سال نو پر جشن منانا اور خوشی کا اظہار کرنا چونکہ اہل مغرب اور غیر مسلموں کا طریقہ ہے، اس لیے اس موقع کی مناسبت سے کارڈ وغیرہ بنانے سے بچنا چاہیے، تاہم اگر کوئی بغیر تصویر والا سال نو کا کارڈ بناتا ہے یا بیچتا ہے تو اس کی کمائی حرام نہیں، البتہ اس کا یہ فعل مکروہ ہے۔

(۸)......اگر کوئی ناجائز کام کا ارتکاب کیے بغیر مذکورہ مقامات پر جائز چیزوں کا اسٹال لگائے اور کمائے تو وہ کمائی حرام نہیں۔

(۹)......موٹر سائیکلوں اور گاڑیوں کے سلنسر بلا وجہ نکال کر ایک شور برپا کرنا جو لوگوں کے لیے ایذا کا سبب بنتا ہے گناہ اور ناجائز ہے، اس سے بچنا لازم ہے، لہٰذا اگر مکینک حضرات یہ کام مذکورہ مقصد کے لیے نہ کرتے ہوں لیکن انکو معلوم ہو کہ شور کرنے کے لیے گاڑیوں کے سلنسر نکالے جاتے ہیں تو ان کا ایسی گاڑیوں سے سلنسر نکالنے کا کام کرنا مکروہ تنزیہی یعنی خلاف اولیٰ ہوگا۔

فی جواهر الفقه:(٢/٤٥٢)

واما السبب البعید کبیع الحدید من اهل الفتنة وبیع العنب ممن یتخذه خمراً وبیع الأمرد والحطب ممن یتخذها کنیسة او بیعةً وکذا اجارة الدابة لمن یرید سفر معصیة وامثالها اذا علم فتکره تنزیها۔

دار الافتاء

facebook.com/m.asim1080

Scanned by CamScanner

(۱۲،۱۱)......حتی الامکان مسلمانوں بالخصوص مسلم حکمرانوں اور ارباب اختیار کو غیر مسلموں کی ہر اس تقریب میں شرکت کرنے سے بچنا چاہیے جس سے ان کے طور طریقوں کی ترویج و تائید ہوتی ہو، لہذا شمسی سال کی ابتداء پر خوشی کا اظہار بھی اہل مغرب کا طریقہ ہے، اس لیے ایسی تقریب میں شرکت کرنے سے احتراز کرنا چاہیے۔

فی مشکوٰۃ:(٤٨٧)

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم:من تشبہ بقوم فھو منھم(رواہ أحمد وأبو داود)۔..واللہ سبحانہ اعلم

فدا محمد غفرلہ

دارالافتاء دارالعلوم کراچی

۸ ذوالحجہ ۱۴۳۲ھ

۵ نومبر ۲۰۱۱ء

الجواب صحیح

احقر [illegible] عفا اللہ

۹/۱۲/۱۴۳۲ھ

دارالافتاء

مفتی

facebook.com/m.asim1080

Scanned by CamScanner